TAHREER Journal of Languages & Literature
eISSN:3007-2085
pISSN:3007-2077
تحریر

Vol. 4 No. 1 (2026) **HEC** approved in the **Y** category.

Munir Ahmad Khawar's Naatiya Poetry: Style and Artistic Dimensions

منیر احمد خاور کی نعتیہ شاعری: اسلوب اور فنی جہات

Tasmia Umar[1*], Imran Zahid[2]
[1]M.Phil. Scholar, [2]Lecturer, Dept. of Urdu, Riphah International University, Faisalabad.
***Correspondence:** tasmiaumar123@gmail.com

Abstract

This study examines the distinctive artistic and structural features of Munir Ahmad Khawar's poetry, highlighting the aesthetic, linguistic, and spiritual dimensions that shape his poetic identity. His work demonstrates a refined command of san'at-e-manqūtah, an elegant use of rhyme and refrain, and a remarkable diversity of themes. The analysis foregrounds his mastery of prosodic variation, the musicality of short metres, and the sustained rhythm, melody, and tonal sweetness that characterize his verse. Khawar's creative craftsmanship emerges through his controlled diction, sacred treatment of language, and fluid sonic patterns. The study further explores his stylistic simplicity, rhetorical clarity, and the structural balance that underpins both his ghazal and non-rhyming devotional poetry. His use of simile and metaphor remains notably unembellished yet deeply evocative, while his selective deployment of idioms and compound expressions reflects linguistic discipline. Special attention is given to his Na'at poetry, where prayerful supplication, spiritual resonance, and emotional elevation converge within traditional and mustazād forms. The research also considers his innovative alphabetical arrangement, structural coherence, and subtle intertextual allusions. Overall, the study demonstrates that Khawar's oeuvre embodies a continuous trajectory of artistic refinement, marked by sonic harmony, thematic breadth, and a distinctive devotional sensibility.

Keywords:
Munir Ahmad Khawar, Poetic Craft and Prosody, Stylistic and Structural Features, Na'at Poetry and Devotional Aesthetics, Sonic Harmony and Rhythm, Metaphor, Simile, and Imagery, Linguistic Innovation and Composition

Received: 18-12-2025 **Accepted:** 20-01-2026 **Online:** 15-10-2025

This article is licensed under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0).
Free use, distribution, and reproduction permitted with proper citation of the original work.
© The Author(s).

منیر احمد خاور کی شاعری کی فنی خصوصیات میں صنعت منقوطہ کا استعمال، مضامین کا تنوع، عروضی تنوع اور بحور کا حسن، ترنم، چاشنی اور آہنگ کا تسلسل، تخلیقی مہارت اور صناعی، صوتی آہنگ اور روانی، لفظیات کا تقدس اور صوتی آہنگ، اسلوب کی سادگی، بلاغت اور مضبوطی، صنعتی واسلوبی تنوع، نثری نظم کا فنی تاثر، تشبیہ واستعارات میں سادگی، صنعتِ تکرار اور صوتی حسن، نعت میں دعا اور مناجات کی آمیزش، آہنگ اور موسیقیت، روحانی تاثیر، لفظیات کی معنوی گہرائی، ساختیاتی توازن، غیر مردّف شاعری، غزل کی ہیئت میں نعت کا بیان، تراکیب کا محدود استعمال، تلمیحات و اشارات کا فنی حسن، تخیل کی معراج، ترکیب سازی اور لغوی جدت، صنعتِ مستزاد میں نعت گوئی، صوتی توازن اور لسانی ہم آہنگی، قوافی وردائف کا فکری وصوتی امتزاج اور بحورِ مختصر میں سلاست وروانی شامل ہیں۔

منیر احمد خاور کے صنعت منقوطہ پر مشتمل شعری مجموعے "اذکارِ منیر" کا سب سے بڑا فنی امتیاز یہ ہے کہ تمام کلام صنعتِ منقوطہ میں ہے۔ ہر لفظ پر نقطہ لانا ایک نہایت مشکل فن ہے، لیکن شاعر نے اسے رواں اور بامحاورہ انداز میں نبھایا ہے۔ صنعتِ منقوطہ کے باوجود کلام سلاست، روانی اور فصاحت سے بھرپور ہے۔ اشعار میں کوئی ابہام یا تعقید نہیں آتی، بلکہ سادگی اور تاثیر قاری کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ قاری کو پڑھتے ہوئے یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ کلام کسی خاص صنعت کے التزام سے کہا گیا ہے۔ صنعتِ منقوطہ میں یہ مجموعہ اردو شاعری میں نادرہ کاری کا درجہ رکھتا ہے۔ ہر شعر میں نقطہ دار حروف کا التزام رکھتے ہوئے بھی شاعری کی روانی قائم رکھی گئی ہے۔

چمکیں صورت خاور جگ میں
میرے سب اشعار نبی جیﷺ (1)

اس مجموعے کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے تمام اشعار نقطے والے حروف کے ساتھ تخلیق کیے گئے ہیں۔ یہ ہنر غیر معمولی محنت، مہارت اور لغت پر دسترس کا مظہر ہے۔ ''اذکارِ منیر'' محض ایک شعری تجربہ نہیں بلکہ اردو نعتیہ ادب میں صنعتِ منقوطہ کی ایک نادر مثال ہے جو خاور کی فنی بصیرت کا بین ثبوت ہے۔

سورج تھا چمکا فکر میں میری یقین بھرا
ندرت خیالوں میں بھی تھی پائی حسین تر (2)

منیر احمد خاور نے اپنی شاعری میں شاعر نے مختلف ردیفوں کو نہایت فنی سلیقے سے استعمال کیا ہے۔ مثال کے طور پر : دیکھوں، پاؤں، لاجواب، روشن، روشنی روشنی، دلنشیں، بخشی، جمال گنبد خضریٰ وغیرہ۔ بعض نعتیں غیر مردف بھی ہیں جو تنوع کا ثبوت ہیں۔ اعجازِ منیر کے 99 نعتیہ کلام ردیفی حروفِ تہجی کی ترتیب سے مرتب کیے گئے ہیں۔ شاعر نے اردو کے 59 حروفِ تہجی کو ردیف کے طور پر برتا ہے۔ یہ کارنامہ اپنی نوعیت میں بے مثال ہے۔ شاعر نے حروفِ علت (الف، واؤ، یا) کو صوتی نرمی کے لیے اور حروفِ صحیح (ب، پ، ت وغیرہ) کو لسانی قوت کے اظہار کے لیے استعمال کیا۔ جن اشعار میں ردیف سخت حرف پر ختم ہوتا ہے، وہاں مصرعِ اولیٰ کا اختتام نرم مصوتے

پر کیا گیا ہے تاکہ صوتی توازن برقرار رہے۔ یہ فنی باریک بینی اس امر کی دلیل ہے کہ شاعر نے زبان کے آہنگ اور صوتی ہم آہنگی پر غیر معمولی توجہ دی ہے۔

ہر نعت ایک مخصوص ردیف اور قافیہ میں ہے اور حروف کی ترتیب الف تا یا رکھی گئی ہے۔ یہ فنی تنظیم اس امر کا ثبوت ہے کہ شاعر نے محض جذباتی وابستگی کے تحت نہیں بلکہ ایک منظم لسانی اور صوتی منصوبہ بندی کے تحت نعتیں تخلیق کی ہیں۔ منیر خاور نے صوتی حسن کو برقرار رکھنے کے لیے بڑی باریکی سے کام لیا ہے۔ جہاں ردیف میں حرفِ صحیح آیا ہے، وہاں مصرعِ اولی کو حرفِ علت پر ختم کیا گیا ہے تاکہ آہنگ نرم اور خوش گوار رہے۔ یہ باریک صوتی توازن شاعر کے فنی تدبر اور ذوقِ سلیم کی دلیل ہے۔

پایا مدینہ دلنشیں بس انتخاب میں
دیتا سکون شہر خنک التہاب میں(3)

نعتیہ شاعری میں یکسانیت ایک عام مسئلہ ہے، مگر منیر احمد خاور نے اس سے اجتناب کیا۔ موضوعات میں مدینہ طیبہ کا ذکر، عشقِ رسول ﷺ، معراج النبی ﷺ، ذکر واذکار، قرآن میں مدحتِ رسول ﷺ اور اسمائے مبارکہ شامل ہیں۔ ان کے کئی نعتیہ اشعار میں غزل کی لطافت اور نظم کی وحدتِ تاثر ایک ساتھ نظر آتی ہے۔ یوں ''ارمغانِ منیر'' فنی تجربات کے لحاظ سے بھی ایک کامیاب اور متنوع مجموعہ قرار پاتا ہے۔ منیر احمد خاور کا نعتیہ دیوان "اعجازِ منیر" اردو شاعری خصوصاً نعتیہ ادب میں فنی مہارت اور عروضی تنوع کا شاہکار ہے۔ شاعر نے نعت کے روایتی سانچے کو برقرار رکھتے ہوئے اسے اسلوبیاتی سطح پر نئی جہات سے آشنا کیا ہے۔ اس دیوان کی فنی خصوصیات نہ صرف شاعر کے جمالیاتی ذوق کی عکاسی کرتی ہیں بلکہ نعتیہ ادب میں صنعتِ متزاد کے حوالے سے ایک نئی روایت کی تشکیل بھی کرتی ہیں۔ شاعر نے نقطہ دار الفاظ کی تلاش اور ان کے جمیل استعمال سے زبان کو نیا ذائقہ دیا۔ الفاظ میں تنوع اور تازگی نمایاں ہے۔

حب زاد خیال جو پلے نعتوں میں
کیا خوب نہال حب بھلے نعتوں میں
مبروک کہ تجربہ منقوطہ میں
اذکار منیر کے ڈھلے نعتوں ہوں (4)

منیر خاور نے اس دیوان میں تقریباً بیس مختلف بحور کا استعمال کیا ہے، جن میں بحرِ ہزج، بحرِ مضارع اور بحرِ رمل نمایاں ہیں۔ اگر ذیلی تقسیم کی جائے تو یہ تعداد چالیس سے متجاوز ہو جاتی ہے۔ اس قدر تنوع کے باوجود شاعر نے نعت کے ترنم، نرمی اور سوز و گداز میں کسی قسم کا خلل پیدا نہیں ہونے دیا۔ ان کی نعتوں میں صوتی آہنگ اس درجہ ہموار ہے کہ عروض کی پیچیدگی قاری پر اثر نہیں ڈالتی بلکہ نعت کے وجدانی لطف کو بڑھا دیتی ہے۔ یہ دیوان عروضی اعتبار سے بھی نہایت متنوع ہے۔ اس میں تقریباً بیس بحور استعمال ہوئی ہیں جن میں بحرِ

ہزج، بحرِ مضارع اور بحرِ رمل سب سے نمایاں ہیں۔ شاعر نے بحور کی مختلف ذیلی صورتوں کو نہایت کامیابی سے برتا ہے، مگر کہیں بھی ترنم، روانی یا چاشنی متاثر نہیں ہوئی۔ یہ عروضی تنوع ان کے فنی شعور کی پختگی کو ظاہر کرتا ہے۔ اگرچہ بعض مقامات پر عربی الفاظ کے تلفظ میں عوامی لہجہ نمایاں ہے، مگر مجموعی طور پر خاور کی عروضی گرفت مضبوط ہے۔ اُن کے اشعار میں بحر کی پابندی، وزن کا توازن اور صوتی ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

پکارا جب بھی ادب سے خاور
تو قرب ان کا ضرور پایا(5)

ان کی نعتوں میں صوتی توازن، قافیہ بندی، اور ردیفی ہم آہنگی ایسی فنی خصوصیات ہیں جو پڑھنے اور سننے والے کو وجدانی کیفیت میں لے جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی نعتوں میں تاثر و ترنم کی دوہری تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ شاعر نے عروضی تنوع اور صنعتِ مستزاد کی پیچیدگیوں کو برتا ہے، تاہم ان کی نعتوں کا ترنم، روانی اور چاشنی برقرار ہے۔ ان کے اشعار میں صوتی توازن، داخلی موسیقیت اور سوز و گداز کا ایک ایسا حسن ہے جو نعتیہ جذبے کی روح کو فنی قالب عطا کرتا ہے۔ یہی ترنم اعجازِ منیر کی فنی کامیابی کا بنیادی سبب ہے۔ اگرچہ شاعر نے عروضی اور فنی تنوع کو برتا ہے، تاہم ان کی نعتوں میں ترنم، چاشنی اور وجدانی نغمگی مسلسل قائم رہتی ہے۔ ان کے اشعار میں ایک ایسی داخلی موسیقیت ہے جو قاری کے دل پر براہِ راست اثر ڈالتی ہے۔ یہی فنی توازن اعجازِ منیر کو دیگر نعتیہ دواوین سے ممتاز کرتا ہے ۔ ''اعجازِ منیر'' میں سیرت، معراج، درود، وحدتِ امت، اور جمالِ مصطفیٰ ﷺ جیسے مختلف موضوعات نہ صرف فکری وسعت کا ثبوت ہیں بلکہ فنی طور پر ہر موضوع کے لیے موزوں بحر، قافیہ، اور ردیف کا انتخاب بھی ان کی صناعی پر دلالت کرتا ہے۔

کرتا ہے کون رحمتیں سرکار کی طرح ، غمخوار کی طرح
بھرتا کہاں ہے جھولیاں مختار کی طرح ، غمخوار کی طرح
کرنی بیاں ہیں آپ کی سرکار مدحتیں مدحت کی گل کھلیں
اشعار چمکیں گوشۂ گل بار کی طرح ، غمخوار کی طرح (6)

شاعر نے مشکل صنعت کو اپناتے ہوئے بھی حشو و زوائد سے دامن بچایا ہے۔ نقطوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے معانی اور روانی قائم رکھنا ایک بڑا فنی کمال ہے، جو شاعر نے بڑی خوبی سے دکھایا۔ تراکیب سازی میں ندرت اور نیا پن ہے، جیسے : خاور فاران، پیش شاہ دیں، عشقِ حبیب کبریا، کردار درخشاں، مجلہ جاں وغیرہ۔ منیر احمد خاور کے نعتیہ مجموعے "ارمغانِ منیر" میں فنی پختگی اور شعری صناعی بھی اپنے عروج پر نظر آتی ہے۔ انہوں نے زبان، بیان، اسلوب، اور فکری تنظیم کے ہر پہلو میں نعت کو ایک جمالیاتی سطح پر پیش کیا ہے۔ نادرہ کاری، جدت اور محاسنِ لفظی و معنوی اس مجموعے کو عام نعتیہ کلام سے ممتاز بناتے ہیں۔ تشبیہ، استعارہ، علامات و محاکات کا خوبصورت استعمال اشعار

میں سلاست اور سہلِ ممتنع کا رنگ جھلکتا ہے۔ فوق النقاط، تحت النقاط اور مختلف نقطہ وار الفاظ کی تراکیب نعت کے اشعار میں بھرپور فنی جمال پیدا کرتی ہیں۔

آپ کے ذکر سے کل اٹھے فکر و فن، یارسول زمن
مشکبو ہو گیا میرا طرز سخن، یارسول زمن(7)

مشکل صنعت کے باوجود اشعار کی روانی متاثر نہیں ہوئی۔ موسیقیت اور صوتی آہنگ قاری کو اپنی گرفت میں لیتے ہیں۔ ردیف و قافیہ کے حسین التزام اور صوتی آہنگ نے اشعار کو خوش الحانی عطا کی ہے۔ یہی موسیقیت نعتیہ ادب کی روایت کو زندہ رکھتی ہے۔ منیر احمد خاور نے اس نعت میں ''الف'' سے شروع ہونے والے الفاظ کی تکرار کے ذریعے صوتی آہنگ اور معنوی رمزیت پیدا کی ہے۔ احمد کی نعتیہ نثر و نظم دونوں میں فنی پختگی اور فکری جلال یکساں طور پر جلوہ گر ہیں۔ ان کے اسلوب میں عربی و فارسی تراکیب کی آمیزش سے ایک کلاسیکی جمالیات پیدا ہوئی ہے۔ جملوں میں تکرارِ لفظی، صوتی آہنگ، اور بلاغتِ بیان کا ایسا امتزاج ہے جو تحریر کو خطیبانہ شان عطا کرتا ہے۔

اے خدا اے مالک ارض و سما
تو ہے خالق عالمیں کا بے شبہ(8)

اشعار میں تکرارِ لفظ (جیسے ''صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی'') صوتی حسن پیدا کرتی ہے، جو قاری کے ذہن پر وجدانی اثر ڈالتا ہے۔ یہ تکرار محض صوتی نہیں بلکہ روحانی تاثر کی حامل ہے۔ اس سے شاعر کی درونی وارفتگی اور حضور ﷺ کے ذکر سے قلبی وابستگی جھلکتی ہے۔ نثر میں ایک خاص صوتی آہنگ موجود ہے۔ سجع و قافیہ کی رعایت نے عبارت کو نعتیہ نثر کی صنفِ فنی کے قریب کر دیا ہے، جو قدیم عربی و فارسی دیباچوں کی یاد دلاتی ہے۔ منیر احمد خاور کی نعتیہ زبان نہایت شستہ، رواں اور تخیل کی لطافت سے لبریز ہے۔ ان کے مصرعوں میں صوتی آہنگ، نغمگی اور وجدانی تاثیر نمایاں ہے۔ وہ مترنم بحور، خوش آہنگ قوافی اور معنویت سے بھرپور ردائف کا استعمال کرتے ہیں۔

ان کے منتخب الفاظ میں روحانیت اور تقدس کا احساس جھلکتا ہے۔ ''مدحت''، ''محشر''، ''روضہ''، ''نور''، ''رحمت'' جیسے الفاظ نہ صرف معنوی بلکہ صوتی طور پر بھی نعتیہ فضا پیدا کرتے ہیں۔ منیر خاور کی شاعری میں حروف کی تکرار اور وصل کا فن نہایت دلکش ہے۔ مثلاً الف کے مختلف حروف کے ساتھ وصل یا س، ش، د کی صوتی تکرار سے اشعار میں موسیقیت اور صوتی حسن پیدا ہوتا ہے۔ یہ صوتی آہنگ اشعار کو وجدانی اثر بخشتا ہے اور نعت کے تقدس کے ساتھ نغمگی کو جوڑ دیتا ہے۔

جب فروزاں ہے ہوا آقا کا نور
دو جہاں کی تیرگی ٹھہری تھی دور (9)
نور لے کر آئے جب نور خدا
منہ چھپا کر پھر گئی تھی ظلمتیں(10)

منیر احمد خاور کا اسلوب نہایت باوقار، کلاسیکی اور خطیبانہ رنگ لیے ہوئے ہے۔ جملوں میں فصاحت و بلاغت کے عناصر نمایاں ہیں۔ بعض مقامات پر نثر اور نظم کے امتزاج نے عبارت کو خطیبانہ تاثر بخشا ہے۔ نعت میں استعمال ہونے والے الفاظ ''اسم احمد''، ''مرسل''، ''سرور سروراں''، ''نور محمدی'' وغیرہ نہ صرف صوتی حسن رکھتے ہیں بلکہ روحانی تجلی بھی پیدا کرتے ہیں۔ شاعر نے لفظوں کے انتخاب میں دینی تقدس اور عقیدتی لطافت کو اولین اہمیت دی ہے۔ نظم میں بیانیہ تسلسل اور فکری ربط اس قدر مضبوط ہے کہ قاری کو ایک روحانی سفر کا احساس ہوتا ہے۔ ابتدا حمدیہ انداز سے ہوتی ہے اور بتدریج نعتیہ کمال تک پہنچتی ہے۔

منیر احمد خاور نے متعدد تراکیب مثلاً سیلِ تندرو، دلِ مضطر، قرطاس و کلک، عرض و طول نہایت مہارت سے استعمال کی ہیں۔ یہ تراکیب فکری معنویت کے ساتھ ساتھ لفظی ہم آہنگی اور اسلوبی تسلسل پیدا کرتی ہیں جو شاعر کی فنی پختگی کی دلیل ہے۔ "ثنائے منیر" میں اشعار کی نغمگی اور صوتی ہم آہنگی قاری پر وجد طاری کر دیتی ہے۔ تکرارِ حروف، بحر کی روانی، اور قافیے کی ترتیب اس مجموعے کو سمعی جمالیات کے اعلیٰ درجے تک پہنچاتی ہے۔ یوں شاعر نے نعت کو ادبی لطافت کے ساتھ صوتی دلکشی عطا کی ہے۔ منیر خاور کا اسلوب نہایت سادہ، دل آویز، اور بلیغ ہے۔ ان کی نعتوں میں عوامی فہم کے ساتھ کلاسیکی نزاکت کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ وہ مشکل اور غیر مانوس الفاظ سے گریز کرتے ہیں، جس سے ان کی نعتیں عام قاری کے لیے بھی روحانی اثر رکھتی ہیں۔

"شعر میں سادگی اور بے تکلفی حسن معنی کو دوبالا کر دیتی ہے۔"(11)

منیر احمد خاور کی شاعری میں نعتیہ ادب کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے جدید صنعتوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ کلاسیکی احترام اور جدید فنی تجربے کو یکجا کیا گیا ہے۔ شاعر کا اسلوب نہایت شگفتہ، رواں اور پراثر ہے۔ ان کے کلام میں سلاست اور معنوی گہرائی بیک وقت جلوہ گر ہے۔ شاعر کہنہ مشق ہیں اور اشعار میں پختگی، مہارت اور فنی چابک دستی جھلکتی ہے۔ زبان بامحاورہ، تراکیب بامعنی اور بیان دل نشیں ہے۔ ''اذکارِ منیر'' فنی اعتبار سے بھی ایک منفرد اور قابلِ تحسین مجموعہ ہے۔

تحریر کا سب سے نمایاں پہلو اس کا تقدّس آمیز اور وجدانی اسلوب ہے۔ زبان میں ایک خاص روحانی نرمی، دعا کی کیفیت اور ادبِ نبویؐ کا التزام نظر آتا ہے۔ جملوں میں مسجع و قافیہ کی ہم آہنگی، قرآنی طرزِ بیان کی جھلک، اور تکریم و تعظیم کے لہجے نے نثر کو شعری شان عطا کی ہے۔ خاور نے اپنی شاعری میں تراکیب کے نئے دریچے کھولے ہیں۔ ان کے الفاظ نہ صرف تازگی کا احساس دلاتے ہیں بلکہ عقیدت اور محبت کی خوشبو سے لبریز ہیں۔ یہ اسلوب لسانی تجربے کی عمدہ مثال ہے جس میں صوتی وحدت کے ساتھ معنوی تکرار کو بھی فکری نظام کا حصہ بنایا گیا ہے۔ منیر احمد خاور کے ہاں زبان سہل، سادہ، اور بے تکلف ہے لیکن اس میں عقیدت کی گہرائی اور جذبے کی شدّت پائی جاتی ہے۔ ان کے مصرعے دل سے نکل کر دل پر اثر انداز ہوتے ہیں:

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

پر نہیں ،طاقت پرواز مگر رکھتی ہے(12)

یہ اسلوب سہلِ ممتنع کی یاد دلاتا ہے جس میں سادگی کے ساتھ معنی کی تہہ داری موجود ہوتی ہے۔

خاور کا شعری اسلوب سادہ، شستہ اور دلکش ہے۔ان کے ہاں الفاظ کا بہاؤ فطری ہے اور مضمون کی تکرار کے باوجود تاثیر برقرار رہتی ہے۔ زبان میں فصاحت و بلاغت کے ساتھ سوز و گداز کا امتزاج ملتا ہے۔"ارمغانِ منیر"میں منیر خاور نے متعدد شعری صنعتوں کا خوبصورت استعمال کیا ہے؛صنعتِ تکرار (ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کے حسن کو بڑھانے کے لئے)صنعتِ مراعات النظیر (نور، بہار، خوشبو، نکہت جیسے ہم معنی پیکر)صنعتِ تضاد (ظلمت و نور، گناہ و مغفرت)۔یہ صنعتیں نعت کے فنی حسن اور تاثیر کو بڑھاتی ہیں۔

مختلف اقسام جیسے: فوق النقاط (اوپر نقطے والے الفاظ) تحت النقاط (نیچے نقطے والے الفاظ)اوپر نیچے نقطوں کی آمیزش (مثلاً خبر، شب) جدا جدا حرفوں والے (مثلاً داغ، درود) ایک خالی، دوسرا منقوط (مثلاً مشرب، اقرب) دو یا تین نقطہ دار حروف والے امتزاج یہ سب شاعر کی فنی مہارت کو ظاہر کرتے ہیں۔

پھول، شبنم اور صبا دریوزہ گر ہیں آپ ﷺ کے
آپ ﷺ نے گلشن کو بخشی ہے بہار جاں فزا (13)

یہ تخلیق صنفی اعتبار سے نثری نعت کے قریب تر ہے۔ شاعر نے نظمِ آزاد کی تکنیک میں خطیبانہ طرزِ بیان، تکرار، اور داخلی موسیقیت کے امتزاج سے ایک منفرد فنی تشکیل پیش کی ہے۔جملوں کی ساخت میں توازی، تضاد، اور تقابل کے عناصر نمایاں ہیں۔ "احمد"کے ذکر سے جملے میں وجدانی روانی اور روحانی نغمگی پیدا ہوتی ہے۔اسلوب میں تصوف، خطابت، اور تحیر کے عناصر بیک وقت موجود ہیں۔شاعر کا ہر مصرعہ ایک روحانی مشاہدے کی علامت بن جاتا ہے۔وہ"کلکِ احمد"کو محض قلم نہیں بلکہ الہامی فیضان کا وسیلہ قرار دیتا ہے۔منیر احمد خاور کا نعتیہ اسلوب فنّی لحاظ سے باوقار اور سادہ دل آویزی سے مزین ہے۔ان کے ہاں لفظوں کا تقدس، آہنگ کی لطافت، اور معنی کی گہرائی ایک دوسرے سے اس طرح ہم آہنگ ہیں کہ قاری کو روحانی سرشاری کا احساس ہوتا ہے۔شاعر نے تمثیل، علامت، اور تجرید کے ذریعہ اپنے مضامین کو بلند فکری سطح پر پیش کیا ہے۔آدم، آس، آوارگی، احرام، احساسِ محرمی وغیرہ وہ علامتی پیکر ہیں جو انسان کے روحانی سفر کی مختلف منازل کو ظاہر کرتے ہیں۔

"رسول اکرم ﷺ کی سیرت وہ بحر ہے بے کراں ہے جس میں فضل و کمال کی ایسی گہرائیاں پوشیدہ ہیں جن تک انسانی ادراک کی رسائی ممکن نہیں۔آپ کی ذات اقدس کی برکت سے اخلاق و روحانیت کے وہ در کھلے جنہوں نے بے شمار دلوں کو نور ایمان سے منور کیا۔"(14)

منیر احمد خاور کے کلام میں تشبیہات و استعارات محض آرائشی حیثیت نہیں رکھتے، بلکہ وہ عقیدت کے مظاہر ہیں۔ مثلاً "درِ محمدؐ کو

علم کا گہوارہ" کہنا ایک ایسا استعارہ ہے جو معرفت، علم، اور تربیتِ روح کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اسی طرح "احمد کی ولا احمد کے واسطے دل کھول کھول کر" جیسی تراکیب میں محبت و جذب کی شدت فنی رنگ میں ڈھلی ہوئی نظر آتی ہے۔ ان کی تحریر میں تضادِ معنوی، استعارہ، تشبیہ اور تکرارِ صوتی کا فنکارانہ استعمال پایا جاتا ہے، جو نعتیہ نثر کو شعری رنگ عطا کرتا ہے۔ بعض مقامات پر نظم و نثر کی سرحدیں مٹ جاتی ہیں، اور تحریر وجدانی نغمگی میں ڈھل جاتی ہے۔ شاعر نے "مصارع گوئی" کے فن کو نعتیہ رنگ میں ڈھال کر ایک انوکھا اسلوب پیدا کیا ہے۔ ہر مصرعہ ایک مستقل معنوی وحدت رکھتا ہے، مگر مجموعی طور پر پوری نظم ایک مربوط فکری سلسلہ بنتی ہے۔ یہ طرزِ بیان خاور کی فکری ربط اور فنی شعور کی گہرائی کو ظاہر کرتا ہے۔

توصیف شاہ دوسرا ﷺ ہے زندگی مری
بستے ہیں آقا مثل گل میرے خیال میں (15)

منیر احمد خاور نے عام تشبیہات کو روحانی معنی عطا کر دیے ہیں۔ مثلاً "مصری کی ڈلی کی مٹھاس" نعت کی لطافت اور روحانی ذائقے کی علامت بن جاتی ہے۔ اسی طرح "کلک احمد" (قلم) محض ایک آلہ نہیں بلکہ فیضانِ الٰہی کا مظہر ہے۔ نعت کے مصرعوں میں صوتی توازن موجود ہے۔ صوتی ترکیبیں دل پر وجدانی اثر ڈالتی ہیں۔ الفاظ کی نشست و برخاست سے ایک ایسی فضا بنتی ہے جو نعتیہ وجد پیدا کرتی ہے۔ شاعر نے تشبیہ و استعارات کے پیچیدہ اور علامتی نظام سے گریز کیا ہے۔ ان کے کلام میں سادگی، صفائی اور فطری اظہار غالب ہے۔ وہ استعارات کو محض فنی آرائش نہیں بلکہ جذبے کی سچائی کے اظہار کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

منیر خاور کی زبان نہایت شستہ، رواں اور کلاسیکی آہنگ کی حامل ہے۔ وہ محاورہ بندی اور استعاراتی تہذیب کے ساتھ نعت کے جذباتی اظہار کو ہم آہنگ کرتے ہیں۔ ان کی زبان میں سوز، لطافت، عقیدت اور فکری وقار کی آمیزش موجود ہے۔ یہی توازن اس دیوان کی فنی بلندی کا سبب ہے خاور نے نعتیہ کلام کو "رسالہ" کی صورت میں منظم کیا ہے۔ اس میں ابتدا حمدِ الٰہی سے ہوتی ہے، جو فنی اعتبار سے نعتیہ روایت کا تسلسل ہے۔ بعد ازاں نعت اور صلوۃ و سلام کی صورت میں فکری و فنی بلندی حاصل ہوتی ہے۔ ان کے کلام میں زبان کی پاکیزگی، الفاظ کا انتخاب، اور بیان کی لطافت فنی شعور کی پختگی کی دلیل ہیں۔ منیر خاور کی زبان میں کلاسیکی آہنگ اور جدید اسلوب کی آمیزش موجود ہے۔ ان کا طرزِ بیان شستہ، بلیغ اور پُراثر ہے۔ محاوروں، تشبیہوں اور استعارات کے استعمال میں سادگی اور وقار کا امتزاج پایا جاتا ہے۔ یہی لسانی توازن ان کی نعتوں کو ایک خاص وقار اور دلکشی عطا کرتا ہے۔

خاور کا کلام کسی بھی غیر سنجیدہ یا محاوراتی انداز سے خالی ہے۔ وہ نعت کو عبادت کا درجہ دیتے ہیں، لہٰذا ان کی زبان بھی تقدس کے لائق اور معنوی تہذیب کی حامل ہے۔ یہی ان کے فنی امتیاز کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ منیر احمد خاور کی نعت "مدحِ رسولِ دوسرا" نہ صرف

فکری طور پر بلند ہے بلکہ اپنی فنی ساخت میں بھی غیر معمولی انفرادیت رکھتی ہے۔ اُن کی فنی چابکدستی اس نعت کو کلاسیکی روایت کے ساتھ ساتھ جدید نعتیہ اظہار کا حسین امتزاج بناتی ہے۔

مضامیں جو لیے قرآن سے ہیں
ہوئی حاصل ثنا کی راہ نمائی(16)

نعت میں "اللہ اللہ"، "واہ واہ"، "کر دو کرم"، "کہے ہے کہے ہے" جیسے جملوں کی تکرار موسیقیت اور روحانی ارتعاش پیدا کرتی ہے۔ یہ تکرار مدح کی وجدانی کیفیت کو بڑھاتی ہے اور نعت کو ذکر و درود کی فضا میں لے جاتی ہے۔ شاعر کے ہاں نعت گوئی ایک مسلسل روحانی عمل ہے۔ وہ لکھنے میں رکاوٹ یا ٹھہراؤ کا قائل نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نظم میں تسلسل، روانی اور بہاؤ نمایاں ہیں۔

"وہ کسی لمحہ رکا کہاں ہے، کہے ہے کہے ہے، ہر اک لمحہ ہی کہے ہے۔"

شاعر کا اسلوب صرف مدح نہیں بلکہ دعا و مناجات سے بھرپور ہے۔ "اللہ کر دو کرم" اور "مولا عطا فرما" جیسے مصرعے اس نعت کو درود و دعا کی کیفیات میں ڈھال تجسیم دیتے ہیں۔ منیر احمد خاور کی نعتیہ شاعری میں عقیدت فنی پیکر اختیار کر لیتی ہے۔ ان کے مصرعے صرف فکری بیانات نہیں بلکہ وجدانی تجربات کا شعری اظہار ہیں۔ یوں "مدحِ رسولِ دوسرا" فکر، جذبہ، اور فن کے حسین امتزاج کی مثال ہے۔ فنی اعتبار سے ''دوسرا مہ کا ہوا'' منیر احمد خاور کی نعتیہ روایت کا ایک درخشاں نمونہ ہے۔ اس میں زبان، اسلوب، ساخت اور بیان کے مختلف پہلو نہایت فکری لطافت کے ساتھ جلوہ گر ہیں۔

اگرچہ یہ نثر کی شکل میں لکھی گئی نعت ہے، تاہم اس کے جملوں میں شعری آہنگ، تکرارِ صوت اور صوتی ہم آہنگی موجود ہے۔ یہ خصوصیت اسے نثری نعت کے اعلیٰ نمونوں میں شامل کرتی ہے۔ شاعر نے روایتی نعتیہ استعارات جیسے نور، گل، کمال، رحمت کو نئے پیرائے میں برتا ہے۔ مدح مرسل کارواں سا گر جیسی تراکیب شاعر کے تخلیقی شعور اور فنی نکتہ سنجی کی مظہر ہیں۔

کلام میں روحانی سرشاری اور قلبی سکون کا احساس قاری کے دل میں اترتا ہے۔ شاعر کا اخلاص، عقیدت اور ایمان کی گرمی ہر جملے میں محسوس ہوتی ہے، جو نعتیہ شاعری کا اصل جوہر ہے۔ احمد کے ہاں اسلوب کی نمایاں خوبی سہلِ ممتنع ہے—ان کے الفاظ سادہ مگر معنی کے اعتبار سے نہایت گہرے اور دقیق ہیں۔ مثلاً:

وہ دلدار مولا، رسولوں کا سرور
وہ اکمل، مکمل، وہ کامل وہ اکرم
وہ اسوہ کامل ملا اس کا احمد
وہ صالح، وہ طالع، وہ ہادئی عالم(17)

یہ شعر نبی کریم ﷺ کے مقامِ علم و معجزت کو سادہ مگر پراثر اسلوب میں بیان کرتا ہے۔احمد نے نظم و نثر کے امتزاجی اسلوب میں نئی راہیں کھولی ہیں۔نعتیہ ادب میں ان کا یہ طرزِ اظہار غیر معمولی حیثیت رکھتا ہے،کیونکہ وہ روایتی نعت گوئی سے آگے بڑھ کر اسے "فکری مناجات" کی صورت دیتے ہیں۔احمد کے کلام میں صوتی توازن کی خاص کیفیت ہے۔الفاظ کے انتخاب،مصرعوں کے وزن،اور داخلی نغمگی سے ایک وجدانی ترنم پیدا ہوتا ہے۔ان کے ہاں فنی اظہار،عقیدت کے تابع ہو کر بھی شعری حسن سے خالی نہیں رہتا۔آخر میں،احمد کا فنی امتیاز یہ ہے کہ وہ نعت کو محض صنفِ سخن نہیں بلکہ ایک روحانی فن کے طور پر برتتے ہیں۔جس میں لفظ عبادت بن جاتا ہے،معنی دعا میں ڈھل جاتے ہیں،اور اسلوب حمد یہ شان اختیار کر لیتا ہے۔

مصنف نے "مدح"،"عطا"،"ولا"،"کرم"،"گل کاری"،"مہکی لہکی ہوائیں" جیسے الفاظ استعمال کر کے لفظی حسن اور روحانی معنویت دونوں کو یکجا کیا ہے۔ہر لفظ اپنے اندر ایک روحانی کیفیت سموئے ہوئے ہے۔

خلق و خلق اور حلیمہ میں وہ تمثیل حسن
نور مجسم تھا ،مگر تھا بشر کی طرح(18)
والئ مہرو ماہ، حاکم دوسرا للہ کر دو عطا ،ہر کرم کی ردا
ہو رواں کارواں مولا سوئے حرم، للہ کر دو کرم للہ کر دو کرم(19)

تحریر کی ساخت ایک منظم،مسلسل اور مربوط انداز میں آگے بڑھتی ہے۔ابتدا میں حمد،پھر نعت،اس کے بعد دعا اور آخر میں اظہارِ تشکر کا بیان یہ ترتیب نثر کے اندر خطیبانہ اور روحانی تسلسل پیدا کرتی ہے۔مصنف نے قرآنی اور عرفانی اسالیب سے استفادہ کیا ہے۔مثلاً "احکم الحاکمین"،"نورِ محمدی"،"ولا" وغیرہ کے الفاظ قرآنی فضا پیدا کرتے ہیں۔یہ بین المتونی ربط نعت کو ایک دینی،فکری اور صوفیانہ تسلسل سے جوڑتا ہے۔منیر احمد خاور فکری طور پر جتنے گہرے ہیں،فنی سطح پر بھی اتنے ہی منفرد اور جدت پسند شاعر ہیں۔"ثنائے منیر" ان کی فنی ریاضت،لسانی شعور اور عروضی مہارت کا شاہکار ہے۔

کلام پاک میں واضح ہوئی ہے آپ ﷺ کی عظمت
ثنا گو ہے خدائے پاک اور ساتھی ہیں قدسی بھی(20)

"ثنائے منیر" کا سب سے نمایاں فنی پہلو یہ ہے کہ اس میں شامل تمام نعتیں غیر مردّف (بغیر ردیف) ہیں۔یہ انداز نہ صرف ان کی مشقت،محنت،اور عروضی گرفت کا ثبوت ہے بلکہ اردو نعتیہ روایت میں ایک کلاسیکی امتداد کی علامت بھی ہے۔اس صنف میں کامیاب شاعری وہی کر سکتا ہے جو الفاظ،قوافی،اور معنوی توازن پر مکمل دسترس رکھتا ہو۔"ثنائے منیر" کی نمایاں فنی خصوصیت یہ ہے کہ اس

مجموعے کی تمام نعتیں غیر مردّف ہیں۔ شاعر نے کسی ایک ردیف کی پابندی نہیں کی۔ اس آزادی نے ان کے کلام کو فکری وسعت اور فنی روانی عطا کی ہے۔ ردیف کے بغیر اظہار کا یہ طرزِ نعتیہ شاعری میں ایک تجرباتی جدّت کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

وہ آئے جب تو زمانے بھر سے یوں دور ٹھہری ہیں ظلمتیں بھی
اجالا پھیلا چہار جانب ضیاؤں نے ہے ظہور پایا(21)

"ثنائے منیر" کی بیشتر نعتیں دعا، مناجات اور التجا کی کیفیات سے لبریز ہیں۔ یہ انداز قاری کے دل میں خشوع و خضوع پیدا کرتا ہے۔ فن کی سطح پر یہ شاعری کو ذاتی اظہار سے اجتماعی احساس میں بدل دیتا ہے۔ منیر احمد خاور کی شاعری فنی اعتبار سے بھی انفرادیت رکھتی ہے۔ ان کا مجموعہ ''ثنائے منیر'' نعتیہ غزل کے اسلوب میں فکری تازگی، اسلوبی سادگی اور قافیہ و وزن کے حسنِ اظہار کا نمونہ ہے۔ یہ نثر "عبارتِ شاعر" سے زیادہ "دعاے عاشق" کی مانند ہے۔ اس میں وجد، حال اور روحانی انفعال کی کیفیت ہر سطر میں جھلکتی ہے۔ یہ خصوصیت نعتیہ نثر کو عام تخلیقی نثر سے ممتاز بناتی ہے۔

پڑھ کر درود نعت کی جو کی ہے ابتدا
فکر حسین پھر ملی باغ جناں سے ہے (22)

خاور نے نعت کو غزل کی ہیئت میں ڈھالا ہے، مگر اس کے اشعار میں تغزل کے بجائے عقیدت کی فضا غالب ہے۔ غزل کی نزاکت، بحر کی روانی اور نعت کے تقدس نے مل کر ایک خوبصورت امتزاج پیدا کیا ہے۔ خاور کے کلام کی ایک نمایاں خوبی روانی اور بہاؤ ہے۔ قوافی کی خوش آہنگی اور بحر کی ہمواری سے اشعار میں ایک موسیقیت پیدا ہو گئی ہے۔ پڑھنے والا خود بخود وجدانی کیفیت میں داخل ہو جاتا ہے۔

"ثنائے منیر" میں عربی و فارسی تراکیب نہایت کم استعمال کی گئی ہیں۔ شاعر نے تراکیب سازی کے بجائے خالص اردو اسلوب کو ترجیح دی ہے۔ اس فنی سادگی نے ان کے کلام کو عام قاری کے لیے بھی قابلِ فہم اور دل آویز بنا دیا ہے۔ اگرچہ بعض مقامات پر عربی الفاظ کے تلفظ میں عوامی لہجہ نمایاں ہے، مگر مجموعی طور پر خاور کی عروضی گرفت مضبوط ہے۔ اُن کے اشعار میں بحر کی پابندی، وزن کا توازن اور صوتی ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ منیر خاور کا اسلوب سادہ مگر پراثر ہے۔ وہ داخلی جذبات کو بناوٹ کے بغیر، نرم و شفاف زبان میں پیش کرتے ہیں۔ یہی اسلوب اُنہیں معاصر نعت گو شعرا سے ممتاز کرتا ہے۔ منیر احمد خاور کی شاعری فنی اعتبار سے بھی انفرادیت رکھتی ہے۔ ان کا مجموعہ ''ثنائے منیر'' نعتیہ غزل کے اسلوب میں فکری تازگی، اسلوبی سادگی اور قافیہ و وزن کے حسنِ اظہار کا نمونہ ہے۔

اجلی سہانی روشنی آقا ﷺ نے بخش دی
جب تھا زمانہ ظلمت میں ہی گھرا ہوا
نعت رسول پاک ﷺ ہو لب پر رواں میرے

پرسش کا جب ہو قبر میں درپیش مرحلہ (23)
جو ملتی ہیں درود پاک کے ورد مسلسل سے
میرے گھر سے ضیاؤں کا یہ جلوہ اب نہیں جاتا(24)

منیر خاور کا اسلوب سادہ مگر پر اثر ہے۔ وہ داخلی جذبات کو بناوٹ کے بغیر، نرم و شفاف زبان میں پیش کرتے ہیں۔ یہی اسلوب اُنہیں معاصر نعت گو شعرا سے ممتاز کرتا ہے۔ ''ثنائے منیر'' فنی لحاظ سے ایک جامع، منظم اور سلیقہ مند نعتیہ مجموعہ ہے، جو زبان، بیان، اور اسلوب کے مختلف پہلوؤں سے منیر احمد خاور کی پختہ نعت گوئی کی شہادت دیتا ہے۔ شاعر نے سادہ، رواں اور دل نشین زبان استعمال کی ہے جو قاری کے دل پر براہِ راست اثر ڈالتی ہے۔ اس سادگی میں اخلاص اور جذبے کی سچائی بولتی ہے۔ منیر احمد خاور کی زبان کلاسیکی اردو شعری روایت سے جڑی ہوئی، مگر جدید حسنِ عقیدت سے مزین ہے۔ سلاست، موسیقیت، اور جذباتی شدت ان کے اسلوب کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ منیر احمد خاور کا اسلوب سادہ، رواں اور خلوص سے معمور ہے۔ وہ پیچیدہ استعارات سے گریز کرتے ہوئے دل سے نکلے سادہ جملے استعمال کرتے ہیں جو براہِ راست قاری کے دل پر اثر کرتے ہیں۔

"ثنائے منیر" کی تمام 72 نعتیں غیر مردف ہیں۔ یہ بات اس مجموعے کی فنی انفرادیت کو بڑھاتی ہے کیونکہ یہ کلیاتِ خاور میں ایک نئی جہت کا اضافہ ہے۔ شاعر کے پیش لفظ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اُن کی نعتیہ شاعری میں فن و شعور کی آمیزش شعوری سطح پر موجود ہے۔ صنائع و بدائع، ردیف و قافیہ کی دلکشی، اور بیان کی نرمی و نغمگی مجموعے کے ہر شعر میں محسوس کی جاسکتی ہے۔ خاور صاحب نے جذباتی شدت کے باوجود الفاظ میں تہذیب، توازن اور فکری نظم کو برقرار رکھا ہے۔ نعت میں مبالغہ یا ادبی تصنع کے بجائے سچا جذبہ غالب ہے۔

جھکتا نہیں وہ پھر کبھی شاہوں کے سامنے
شاہ زمن ﷺ کے در پہ جو اک بار ہے جھکا(25)

"ثنائے منیر" کو شاعر کی پچھلی کتابوں سے جداگانہ حیثیت اس لیے بھی حاصل ہے کہ اس میں اُن کی شعری پختگی اور فکری ارتقاء نمایاں تر ہو کر سامنے آتا ہے۔ زبان زیادہ نکھری ہوئی، بندشیں زیادہ رواں، اور مضامین زیادہ گہرے ہیں۔ شاعر کی فنی انفرادیت یہ ہے کہ وہ نعت کو محض روایتی اظہار نہیں سمجھتے بلکہ اس میں تخلیقی جستجو اور روحانی تجربے کی شعری تشکیل کرتے ہیں۔ ان کے یہاں فن اور عقیدہ ایک دوسرے میں یوں مدغم ہیں کہ فن عقیدت کی تائید بن جاتا ہے۔ ''ثنائے منیر'' اردو نعتیہ روایت کے تسلسل میں ایک معتبر اضافہ ہے۔ یہ کلام قدیم نعتیہ شعرا کی روایات سے ہم آہنگ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے عصری اسلوب و احساس سے الگ پہچان بھی قائم کرتا ہے۔

پایا مقام و مرتبہ اصحاب پاک نے
جب چن لیا تھا آپ کی نسبت کا راستہ (26)

شاعر کی فنی قوت کا اظہار ان کی منظر نگاری میں ہوتا ہے۔ ''ارمغانِ منیر'' میں نور، کہکشاں، گلستاں، بہار، موسم، اور ضیاؤں کے پیکر جابجا بکھرے نظر آتے ہیں۔ یہ استعاراتی کائنات قاری کو ایک روحانی فضاء میں لے جاتی ہے جہاں عشق، جمال اور ایمان کی ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ شاعر نے قرآنی و تاریخی تلمیحات کو فنی شعور کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ ''سدرہ، مسجد اقصیٰ، قاب قوسین، جبریلِ امین'' جیسے اشارات محض مذہبی استناد نہیں بلکہ فنی آرائش کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان کی نعت گوئی میں ''تلمیح''، فکری بلاغت کے ساتھ جمالیاتی حسن بھی پیدا کرتی ہے۔ منیر خاور کے یہاں مصرعوں میں داخلی موسیقیت نمایاں ہے۔ ان کی بحریں رواں، ہموار اور غنائیت سے لبریز ہیں۔ بحر، وزن اور ردیف و قافیہ کا انتخاب فنی شعور کی پختگی ظاہر کرتا ہے۔ شاعر اپنی نعتوں میں دعویٰ و تفاخر سے گریز کرتا ہے۔ اسلوب میں عجز، نیاز مندی اور التجا کی کیفیت نمایاں ہے—— ''میں گدا ہوں، میں خطاکار ہوں، میری نعت قبول فرمائی جائے''—— جیسے مضامین شاعر کی داخلی پاکیزگی اور روحانی احساس کی علامت ہیں۔

تیرا چہرہ بنا سورۃ ''والضحیٰ''
تیری زلفوں کو ''واللیل'' بھی ہے کہا(27)

شاعر کا تخیل معراجِ مصطفی ﷺ کے نورانی پس منظر میں اوجِ ثریا کو چھوتا ہے۔ اُس کا ہر شعر وجدانی تجربے کی صورت میں قاری کے احساسات کو جھنجھوڑ دیتا ہے۔ "ارمغان منیر" میں غزل اور نظم دونوں کی ہیئتیں استعمال ہوئی ہیں۔ ہر نعت اپنے اندر مخصوص بحر، ردیف و قافیہ کی پابندی کے ساتھ صنائع وبدائع کی مثال پیش کرتی ہے۔

استعارے، تشبیہات، اور کنایے نہایت لطیف اور متوازن ہیں۔ مثلاً گنبدِ خضریٰ کی روشنی، شہرِ مصطفی کا مہکنا، درود کا عطر، لبوں سے نور ٹپکنا وغیرہ۔ شاعر نے مختلف بحور میں روانی اور وقار برقرار رکھا ہے۔ مقطع جات میں خود کلامی اور رجوع الی الرسول ﷺ کے رنگ سے کلام میں وجدانی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ "ارمغان منیر" کی نعتیں محض عقیدت نامے نہیں بلکہ عشقِ رسول ﷺ کی روحانی واردات کا بیان ہیں۔ شاعر ہر نظم کے اختتام پر "خاور" تخلص کے ساتھ خود کو بارگاہِ نبوی ﷺ میں سائل و گداز دل کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ وہ نئی زمینوں میں نعت کہتے ہیں، ان کی بند شیں تازہ ہیں اور تشبیہوں واستعارات میں ندرت پائی جاتی ہے۔ خاور کی نعت میں روایتی استعاروں کے ساتھ نئے علامتی اشارے بھی ملتے ہیں جو نعت کو جدید شعری تقاضوں سے ہم آہنگ کرتے ہیں۔ ''نور''، ''خاور''، ''روشنی''، ''سحر'' جیسے الفاظ ان کے ہاں معنوی وحدت پیدا کرتے ہیں۔

شاعر نے قرآنی اور سیرتی تلمیحات کو خوبصورتی سے فنی پیکر میں ڈھالا ہے۔ تراکیب میں معنوی تہ داری اور صوتی حسن نمایاں ہے۔ مثال کے طور پر "مطلعِ ہستی کا خاور نیرِ اعظم" جیسی تراکیب بلند فکری تخیل کی مظہر ہیں۔ خاور نے وزن و بحر کا خیال رکھتے ہوئے ایسے ردیف و قافیے منتخب کیے ہیں جو نعت کے جذباتی تاثر کو دوچند کرتے ہیں۔ بعض نعتیں تو غزلِ مسلسل کی طرح داخلی ربط رکھتی ہیں۔

آپ ﷺ پہنچے ہیں حریم قدس میں
رب کی پائی آپ ﷺ نے خلوت شہا ﷺ
آپ ﷺ کو عظمت ملی قوسین کی
رب نے بخشی آپ ﷺ کو رفعت شہا ﷺ
سدرہ سے اگے تاب نہ تھے جبرائیل کو
کیسے وہ ساتھ سیدی دیتا پھر آپ ﷺ کا (28)

اعجازِ منیر کو الف تا یا ترتیب میں منظم کیا گیا ہے، جو اردو دیوان نگاری کی جدید روایت سے ہم آہنگ ہے۔ الف مقصورہ سے لے کر یائے مجہول تک تمام حروف بطور ردیف استعمال ہوئے ہیں۔ یہ ساختی تنظیم نہ صرف شاعر کے منظم فکری و فنی ذہن کی غمازی کرتی ہے بلکہ قاری کو یہ احساس دلاتی ہے کہ شاعر نے ہر حرف کو اپنی مخصوص صوتی کیفیت کے لحاظ سے نعتیہ جذبے کا جامہ پہنایا ہے۔

منیر احمد خاور نے اپنے دیوان میں خالص طبع زاد تراکیب اور نئے مرکبات تخلیق کیے ہیں جو اردو نعتیہ ادب میں خوبصورت اضافہ ہیں۔ ان کی لفظیات میں نرمی، روانی اور صوتی توازن پایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ''بقعۂ انوار''، ''نعلینِ پاک کی چھاپ''، ''چاندی بقعہ''، ''تاجدارِ جہاں''، ''گلزارِ مدینہ'' جیسے الفاظ فنی و جمالیاتی حسن کو بڑھاتے ہیں۔ یہ تراکیب شاعر کے لسانی ذوق اور معنوی اختراع کی نشاندہی کرتی ہیں۔ اعجازِ منیر میں منیر خاور کی طبع زاد تراکیب اور نئے مرکبات قابلِ توجہ ہیں۔ "بقعۂ انوار"، "تاجدارِ جہاں"، "نعلینِ پاک کی چھاپ"، "مہرِ عرب کا نور"، "چاندی بقعہ انوار" جیسی تراکیب ان کے تخلیقی مزاج، لغوی شعور اور معنوی نزاکت کا پتہ دیتی ہیں۔ ان کی زبان نہ صرف شعریت سے لبریز ہے بلکہ اس میں دینی احترام اور تقدیس کی لطافت بھی جھلکتی ہے۔

دیوان کا آغاز حمدِ باری تعالیٰ اور سلامِ مصطفیٰ ﷺ سے کیا گیا ہے، جو روایتِ نعت کے تسلسل کو برقرار رکھتا ہے۔ اس کے بعد حروفِ تہجی کی ترتیب سے نعتیں شامل ہیں۔ یہ ساختی ترتیب دیوان کو ایک منظم وحدت عطا کرتی ہے اور شاعر کے فنی شعور کو نمایاں کرتی ہے۔

اے خدا اے خالق ارض و سما، تو ہے بڑا
ہے جہان ہست پر قبضہ تیرا، تو ہے بڑا (29)

"اعجازِ منیر" کی سب سے منفرد فنی جہت یہ ہے کہ یہ مکمل دیوان صنعتِ متزاد میں لکھا گیا ہے۔ اس صنعت میں ہر مصرع کے بعد ایک اضافی فقرہ شامل کیا جاتا ہے جو مفہوم میں وسعت، نغمگی اور ترنم پیدا کرتا ہے۔ منیر خاور نے اس فنی ترکیب کو نعتیہ جذبات کے اظہار کے لیے نہایت مہارت سے استعمال کیا ہے۔ انہوں نے متزاد کے اضافی فقروں کو محض لفظی خوب صورتی کے لیے نہیں بلکہ معنی کے پھیلاؤ اور جذبے کی شدت کے لیے برتا ہے۔ جناب منیر احمد خاور کا نعتیہ دیوان اعجازِ منیر عصرِ حاضر کی نعتیہ روایت میں ایک منفرد، جامع

اور علمی طور پر قابلِ توجہ تصنیف ہے۔ یہ دیوان نہ صرف شاعر کے عشقِ رسول ﷺ کا آئینہ دار ہے بلکہ اس کے فکری اور فنی عناصر نے اُردو نعت گوئی کو ایک نئی جہت عطا کی ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں اس دیوان کی فکری و فنی خصوصیات کا تحقیقی و تجزیاتی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

عکس حریم ذات اعجاز منیر ہے
خاتم النبی کی بات اعجاز منیر ہے
پائی ہے جس نے خضرا سے تار و پود سب
اک ایسی عمدہ بات اعجاز منیر ہے(30)

''اعجازِ منیر''فنی اعتبار سے جدید نعتیہ ادب میں ایک منفرد اور تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ منیر احمد خاور نے اس دیوان میں صنعتِ مستزاد، ذوالروائف، حروفی ترتیب، صوتی ہم آہنگی اور ترنم کے ایسے نمونے پیش کیے ہیں جو اردو نعت گوئی میں نادر المثال ہیں۔ ''اعجازِ منیر''کی سب سے بڑی فنی خصوصیت دوہری ردیف کا استعمال ہے۔ شاعر نے 45 نعتوں میں دوہری ردیفیں استعمال کیں جن سے نعتوں کی موسیقیت دوچند ہو گئی۔ یہ ایجاد صنعتِ ذوالردائف کے نام سے معروف ہوئی جو خاور صاحب کا جدید فنی کارنامہ ہے۔

خاور نے اپنی نعتوں کو حروفِ تہجی کے لحاظ سے مرتب کیا ہے۔ الف سے لے کر ی تک ہر حرف پر نعتیں کہہ کر انہوں نے صوتی اور ترکیبی ترتیب میں نعت گوئی کا نیا تجربہ پیش کیا۔ یہ کام علمی اور فنی دونوں لحاظ سے بے حد مشکل تھا مگر خاور نے اسے آسانی اور روانی سے انجام دیا۔

میں رہوں مدحت سرا آٹھوں پہر، شام و سحر
بس لکھوں حمد و ثنا آٹھوں پہر، شام وسحر
ان کے ذکر پاک میں مصروف ہیں ،گل اور میں
پھول، شبنم اور صبا آٹھوں پہر، شام و سحر (31)

منیر خاور نے صوتی حسن کو برقرار رکھنے کے لیے بڑی باریکی سے کام لیا ہے۔ جہاں ردیف میں حرفِ صحیح آیا ہے، وہاں مصرعِ اولیٰ کو حرفِ علت پر ختم کیا گیا ہے تاکہ آہنگ نرم اور خوش گوار رہے۔ یہ باریک صوتی توازن شاعر کے فنی تدبر اور ذوقِ سلیم کی دلیل ہے۔ شاعر نے اردو کے 59 حروفِ تہجی کو ردیف کے طور پر استعمال کیا ہے، جو اردو ادب میں ایک نادر مثال ہے۔ ہر نعت ایک مخصوص ردیف اور قافیہ میں ہے اور حروف کی ترتیب الف تا یار کھی گئی ہے۔ یہ فنی تنظیم اس امر کا ثبوت ہے کہ شاعر نے محض جذباتی وابستگی کے تحت نہیں بلکہ ایک منظم لسانی اور صوتی منصوبہ بندی کے تحت نعتیں تخلیق کی ہیں۔ دیوان کا آغاز حمدِ باری تعالیٰ اور سلامِ مصطفی ﷺ سے ہوتا ہے، جس کے بعد حروفِ تہجی کی ترتیب سے نعتیں درج ہیں۔ اس ساختی ترتیب نے مجموعے کو ایک منظم اور مربوط وحدت عطا کی ہے۔ یہ منظم ترتیب شاعر کی سنجیدگی اور علمی ذوق کا مظہر ہے۔

خاور نے اپنے دیوان میں مشکل ترین قوافی مثلاً جھلملاہٹ، جگمگاہٹ، مرگھٹ، رکاوٹ، مصباح، صباح، ارتباط، انضباط، انقاع، ارتفاع وغیرہ استعمال کیے ہیں۔ان قوافی کی پیچیدگی کے باوجود انہوں نے معنی کی روانی اور صوتی نغمگی برقرار رکھی ہے جو ان کی فنی دسترس کی دلیل ہے۔خاور چھوٹی بحور میں نعت کہنے کے ماہر ہیں۔ مختصر بحر میں گہرے معانی ادا کرنا ان کی فنی قوت کا اظہار ہے۔یہی خصوصیت ان کی نعتوں میں سہلِ ممتنع کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔

جب سے بنی ہے حضرت آدم کی داستان
تب سے ملا ہے اسم محمد کا بھی نشاں(32)

خاور چھوٹی بحور میں نعت کہنے کے ماہر ہیں۔ مختصر بحر میں گہرے معانی ادا کرنا ان کی فنی قوت کا اظہار ہے۔یہی خصوصیت ان کی نعتوں میں سہلِ ممتنع کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ منیر احمد خاور کا اسلوب سادہ، رواں اور خلوص سے معمور ہے۔وہ پیچیدہ استعارات سے گریز کرتے ہوئے دل سے نکلے سادہ جملے استعمال کرتے ہیں جو براہِ راست قاری کے دل پر اثر کرتے ہیں۔

نعت نگاری میں اب بخشیں
نورانی افکار نبیؐ جی(33)
ملے قرآن سے مضمون سہانے
قصیدہ جو لکھا ہے مصطفیٰ ﷺ کا (34)

دیوان کا آغاز حمدِ باری تعالیٰ اور سلامِ مصطفیٰ ﷺ سے ہوتا ہے، جس کے بعد حروفِ تہجی کی ترتیب سے نعتیں درج ہیں۔اس ساختی ترتیب نے مجموعے کو ایک منظم اور مربوط وحدت عطا کی ہے۔یہ تنظیمی ترتیب شاعر کی فنی سنجیدگی اور علمی ذوق کا مظہر ہے۔

معطر معطر ہیں آتی ہوائیں ،ہیں مہکی فضائیں
در مصطفیٰ سے مرے آشیاں تک ،در ضوفشاں تک
شہ دوسرا کی کرم گستری ہے، جو یہ شاعری ہے
میری فکر خندہ گئی اس جہاں تک، در ضوفشاں تک (35)

منیر احمد خاور کی شاعری فنی پختگی اور اسلوبیاتی تنوع کا ایک ایسا سنگم ہے جہاں روایت اور جدت ہم آغوش نظر آتے ہیں۔ان کے کلام میں صنعتِ منقوطہ کی مہارت، عروضی تنوع اور بحور کا حسن ان کی خلاقانہ صناعی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ان کی شاعری میں صوتی آہنگ، ترنم اور لفظیات کا تقدس ایک ایسی معنوی گہرائی پیدا کرتا ہے جو قاری کو روحانی بالیدگی عطا کرتی ہے۔ان کے اسلوب کی سادگی، بلاغت اور تشبیہ و استعارات کا برمحل استعمال نعت اور غزل دونوں کو ایک منفرد وقار بخشتا ہے۔خاص طور پر صنعتِ مستزاد میں نعت گوئی، غزل کی

ہیئت میں نعت کا بیان، اور غیر مردّف شاعری ان کے ساختیاتی توازن اور فنی جرات کی عکاس ہے۔ مختصر بحور میں سلاست، تراکیب کی ندرت اور تلمیحات کا حسن ان کے تخیل کو معراج عطا کرتا ہے۔ قوافی ورد ائف کا فکری امتزاج اور لسانی ہم آہنگی منیر احمد خاور کے فن کو عصرِ حاضر میں ایک معتبر اور مستحکم پہچان فراہم کرتی ہے۔

حوالہ جات

1. منیر احمد خاور: "اذکار منیر "احسن پبلیکیشنز، فیصل آباد، 2023، ص84
2. ایضاً، ص77
3. ایضاً، ص129
4. ایضاً، ص19
5. منیر احمد خاور: "ماہ منیر "احسن پبلیکیشنز، فیصل آباد، 2023، ص72
6. منیر احمد خاور: "اعجاز منیر "احسن پبلیکیشنز، فیصل آباد، 2023، ص97
7. ایضاً، ص177
8. منیر احمد خاور: "مہر منیر "احسن پبلیکیشنز، فیصل آباد، 2020، ص38
9. منیر احمد خاور: "ثنائے منیر "احسن پبلیکیشنز، فیصل آباد، 2024، ص91
10. ایضاً، ص115
11. الطاف حسین حالی: "مقدمہ شعر و شاعری"، ص45
12. علامہ محمد اقبال: "بانگ درا"، نظم، "خودی"
13. منیر احمد خاور: "ارمغان منیر "احسن پبلیکیشنز، فیصل آباد، 2017، ص91
14. سید سلمان ندوی: "خطبات مدارس"، دارالمصنفین، اعظم گڑھ، ص52
15. منیر احمد خاور: "ماہ منیر" ص118
16. ایضاً، ص170
17. منیر احمد خاور: "سرور سروراں "احسن پبلیکیشنز، فیصل آباد، 2018، ص30
18. حالی: "مناقب مصطفیٰ"، کلیات حالی، مجلس ترقی ادب لاہور، ص248

19. منیر احمد خاور: "سرور سروراں" ص19
20. منیر احمد خاور: "ثنائے منیر" ص162
21. ایضاً، ص69
22. منیر احمد خاور: "ارمغان منیر" ص36
23. منیر احمد خاور: "ثنائے منیر" ص86
24. ایضاً، ص66
25. ایضاً، ص50
26. ایضاً، ص61
27. منیر احمد خاور: "سراج منیر" ص63
28. منیر احمد خاور: "مہر منیر" ص27
29. منیر احمد خاور: "اعجاز منیر" ص39
30. ایضاً، ص37
31. ایضاً، ص117
32. منیر احمد خاور: "سراج منیر" ص78
33. منیر احمد خاور: "اذکار منیر" ص18
34. منیر احمد خاور: "ماہ منیر" ص177
35. منیر احمد خاور: "اعجاز منیر" ص158

Romanised Reference

1. Khawar, M. A. (2023). *Azkār-e-Munīr*. Faisalabad: Ahsan Publications, p. 84.
2. Ibid., p. 77.
3. Ibid., p. 129.
4. Ibid., p. 19.
5. Khawar, M. A. (2023). *Māh-e-Munīr*. Faisalabad: Ahsan Publications, p. 72.
6. Khawar, M. A. (2023). *A'ijāz-e-Munīr*. Faisalabad: Ahsan Publications, p. 97.
7. Ibid., p. 177.

8. Khawar, M. A. (2020). *Mehr-e-Munīr*. Faisalabad: Ahsan Publications, p. 38.
9. Khawar, M. A. (2024). *Sanā-e-Munīr*. Faisalabad: Ahsan Publications, p. 91.
10. Ibid., p. 115.
11. Hali, A. H. *Muqaddama-e-Shair-o-Shā'irī*, p. 45.
12. Iqbal, M. *Bāng-e-Darā*, Poem: "Khūdī".
13. Khawar, M. A. (2017). *Armaghān-e-Munīr*. Faisalabad: Ahsan Publications, p. 91.
14. Nadvi, S. S. *Khutbāt-e-Madāris*. Azamgarh: Dār-ul-Musannifīn, p. 52.
15. Khawar, M. A. *Māh-e-Munīr*, p. 118.
16. Ibid., p. 170.
17. Khawar, M. A. (2018). *Surūr-e-Surūrāñ*. Faisalabad: Ahsan Publications, p. 30.
18. Hali, A. H. "Manāqib-e-Mustafa," *Kulliyāt-e-Hālī*. Lahore: Majlis-e-Taraqqī-e-Adab, p. 248.
19. Khawar, M. A. *Surūr-e-Surūrāñ*, p. 19.
20. Khawar, M. A. *Sanā-e-Munīr*, p. 162.
21. Ibid., p. 69.
22. Khawar, M. A. *Armaghān-e-Munīr*, p. 36.
23. Khawar, M. A. *Sanā-e-Munīr*, p. 86.
24. Ibid., p. 66.
25. Ibid., p. 50.
26. Ibid., p. 61.
27. Khawar, M. A. *Sirāj-e-Munīr*, p. 63.
28. Khawar, M. A. *Mehr-e-Munīr*, p. 27.
29. Khawar, M. A. *A'ijāz-e-Munīr*, p. 39.
30. Ibid., p. 37.
31. Ibid., p. 117.
32. Khawar, M. A. *Sirāj-e-Munīr*, p. 78.
33. Khawar, M. A. *Azkār-e-Munīr*, p. 18.
34. Khawar, M. A. *Māh-e-Munīr*, p. 177.
35. Khawar, M. A. *A'ijāz-e-Munīr*, p. 158.